تصوّف و شریعت: ایک اجمالی جائزہ

ثمینہ امین
گورنمنٹ ویمنز کالج ایم-اے روڈ سرینگر

تلخیص:

تصوف و سلوک شریعت کا وہ حصہ ہے جو باطنی اعمال سے تعلق رکھتا ہے اور جو حصہ ظاہری اعمال سے تعلق رکھتا ہے فقہ کہلاتا ہے۔ تصوف قرب الٰہی کا ایک زریعہ ہے اور اس کے حاصل کرنے کا زریعہ شریعت کے احکام پر پورے طور سے چلنا ہے۔ تصوف اس کمال کا نام ہے جو باطن کو اخلاق ذمیمہ سے پاک اور اخلاق حمیدہ سے آراستہ کرتا ہے تاکہ توجہ الٰہی پیدہ ہو جائے جو مقصود حیات ہے۔ اسلئے تصوف و طریقت، دین و شریعت کے قطعاً منافی نہیں بلکہ ہر مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ راہ سلوک اختیار کرے۔ جس طرح قرآن کریم و آحدیثِ مبارکہ میں ظاہری اعمال کے احکام ہیں اُسی طرح باطنی اعمال کے بھی احکام ملتے ہیں بلکہ سب ہی ظاہری اعمال باطن کی اصلاح کیلئے ہیں اور باطن کی پاکی نجات کا ذریعہ ہے اور اس کی کدورت ہلاکت کا ذریعہ ہے۔ ظاہر ہے کہ تصوف و شریعت دین اسلام کے بنیادی جزو ہیں اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔

کلیدی الفاظ: تصوف، شریعت، سالک، ظاہری اعمال، باطنی اعمال، اخلاق حمیدہ، اخلاق ذمیمہ، تذکیہ نفس، ریاکاری، اُستاد کامل، مُرید وغیرہ

تعارف:

قرآن و سنت کے ظاہری احکام و اعمال کو ' شریعت ' کہتے ہیں اور 'تصوف ' ان کے باطن کا نام ہے۔ مثال کے طور پر طہارت شرعی یہ ہے کہ بدن کو پاک کر لیا جائے لیکن 'طریقت ' کی طہارت یہ ھے کہ دل کو تمام بُرائیوں سے پاک کیا جائے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ تصوف و شریعت ایک دوسرے سے الگ نہیں ہے بس یہ ایک سکے کے دو پہلو ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جن احکام کی پابندی کا حکم دیا ہے، اُن تمام احکام کے بھی دو پہلو ہوتے ہیں جیسے نماز کا حکم ہے۔ نماز ھر مسلمان پر فرض ہے یہ اس کا ظاہری پہلو ہے اور نماز سے بندے میں تواضع، عاجزی، انکساری اور فرمابرداری پیدا ہوتی ہے یہ اس کا باطنی پہلو ہے۔ اس سے

Scanned with OKEN Scanner

ظاہر ہو گیا کہ تصوف و طریقت، دین و شریعت کے منافی نہیں ہے بلکہ شریعت کے ہی ایک جز کا نام ہے۔ اور جب ہم تصوف کی طرف نظر ڈالتے ہیں تو شریعت تصوف کے چار ارکان میں سب سے پہلا رکن دیکھنے کو ملتا ہے۔ یعنی ہر سالک راہ طریقت کو سب سے پہلے تصوف کے سب سے بنیادی رکن پر عمل پیرا ہونا ہے تب وہ صوفی ہونے کا مستحق ہو گا۔ شریعت اور طریقت میں کوئی اختلاف نہیں' جو اُن میں دھونڈتا ہے وہ بد دین ہے۔ شریعت حضور ﷺ کے اقوال اور طریقت آپ ﷺ کے اعمال ہیں۔ اس لئے جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سارا تصوف جوگیوں سے لیا گیا ہیں تو وہ دین سے بالکل ناواقف ہیں۔ تصوف حضور ﷺ کے دور سے پایا جاتا ہے اور حضرت علیؓ کے دور سے خاص انداز سے تسلسل ہے۔ اس بات سے کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا ہے کہ جس طرح اعمال ظاہری حکم خداوندی ہیں بالکل اُسی طرح اعمال باطنیہ بھی حکم الٰہی ہیں۔ اللہ تعالٰی ارشاد فرماتے ہیں،" قد افلح من زکھا و قد خاب من دسھا" یعنی بے شک جس نے نفس کو صاف کیا کامیاب رہا اور جس نے اس کو میلا کیا ناکام رہا۔ اس آیت میں تزکیہ باطن کو فلاح کہا گیا تو ظاہر ہو گیا کہ باطن کی پاکی ہی اصل میں ظاہری اعمال و احکام کا مدعا و مقصد ہے۔ اور جنھوں نے تزکیہ نفس اور اصلاح باطن کا شغل اختیار کیا وہ مشائخ صوفیہ کہلاتے ہیں اسی لئے اکابر سلف میں سے کسی نے شریعت کو طریقت سے الگ نہیں کیا بلکہ ہمیشہ طریقت کو شریعت کے تابع رکھا۔ مختصراً تصوف اسلام کا وہ جز ہے جس میں باطنی پرورش پر توجہ دی جاتی ہے۔ اسلام کا یہ جز رسول اللہ ﷺ نے اپنے چند صحابہ حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت علیؓ اور حضرت ابو ذرؓ کو تعلیم کیا۔ حضرت ابو بکرؓ سے حضرت سلمان فارسؓ اور حضرت علیؓ سے حضرت حسن بصریؒ فیضیاب ہوئے۔

تصوف اسلام سے الگ نہیں ہے بلکہ تصوف اسلام کا ہی ایک جز ہے جس میں سالک اعمال کو فقط ظاہری طور پر نہیں بلکہ ہر عمل کے اندرون تک اور اُس کی باطنی روح تک جا کر ادا کرتا ہے۔ اس میں سالک افعال کے ظاہر پر توجہ نہیں دیتا بلکہ اُس کے باطنی روح تک جا کر ادا کرتا ہے۔ اس میں سالک افعال کے ظاہر کو چھوڑتا ہے اور اس کے باطنی عنصر سے اپنے نفس کی کثافت کو دور کرتا ہے، جسے تزکیہ نفس کہتے ہیں۔ سالک کو دنیا کی تمام نعمتوں سے زیادہ نفس کی پاکی عزیز ہوتی ہے جس کے حصول کے لئے وہ شدید مشاغل و مجاہدہ کرتا ہے اور اُن مجاہدات سے وہ خلیفہ اللہ کا اصل حق

Scanned with OKEN Scanner

دار بن جاتا ہے۔ ھر سالک ریاکاری اور ظاہر پرستی سے پاک ہوتا ہے اُس کے نزدیک یہ سب سے بُری چیزیں ہیں جو انسان کے باطن کو کھوکھلا کر دیتی ہیں، اور یہ عقیدہ شریعت کی اصلی روح ہے۔ جس عقیدہ کے لئے شریعت کے ظاہری اعمال وجود میں آئے ہیں وہ باطنی پاکیزگی ہے جس کو تصوف اور راہ سلوک کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے۔ یعنی شریعت کا وجود ظاہر داری کے لئے نہیں بلکہ باطن پروری کے لئے عمل میں آیا ہے۔ اس لئے امر یہ ہے کہ شریعت اور تصوف کو ایک دوسرے سے نہیں سمجھنا چاھئے بلکہ یہ ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہیں۔ چند لوگ فقط شریعت کو ہی اسلام سمجھتے ہیں اور تصوف کا سر احتاً انکار کرتے ہیں یہ لوگ حق پر نہیں ہیں اور چند لوگ صرف تصوف کو اسلام سمجھتے ہیں اور شریعت کا پاس نہیں رکھتے یہ لوگ بھی حق پر نہیں ہوسکتے۔ حق پر وہی لوگ ہیں جو شریعت اور طریقت کو حق جانیں اور دونوں کی پاس داری کریں۔ مختصراً تصوف کے بارے میں یہ کہیں گے کہ یہ وہ علم و عمل ہے جس سے سعادت ابدی کے حصول کی خاطر تزکیہ نفوس، تصفیہ اخلاق اور ظاہر و باطن کی اصلاح کے احوال جانے جاتے ہیں۔

جس طرح شریعت کی پہچان کے لئے اُستاد کی ضرورت ہے بالکل اُسی طرح راہ طریقت میں بھی رہبر کی حاجت بے حد ضروری ہے۔ یعنی مرشد کے بغیر راہ طریقت کا سفر بے سود ہے کیونکہ کو بدون مرشد کوئی بھی کمال حاصل نہیں ہو سکتا۔ اُستاد طریقت کو ضرور تلاش کرنا چاہئے جس کے فیض تعلیم و برکت صحبت سے مقصود حقیقی تک پہنچا جا سکتا ہے۔

گر ہوائے این سفر داری دلا

دامنِ رہبر بگیر و پس بیا

بے رفیقے ہر کہ شد در راہ عشق

عمر بگذشت و نشد آگاہِ عشق

یعنی اے دل اگر تم اس سفر کی خواہش رکھتا ہے تو رہبر کا دامن پکڑ پھر چل، جو بھی اس عشق کے راستے پر رفیق کے بغیر چلا اُس کی عمر گزر گئی مگر عشق سے آگاہ نہ ہو سکھا۔

Scanned with OKEN Scanner

اللہ تعالیٰ فرماتے ہے کہ "فسعلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون" یعنی پس تم جاننے والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے ہو اور دوسری جگہ فرماتے ہے " الرحمٰن فسعل بہ خبیرا" یعنی رحمٰن کی شان کسی باخبر سے پوچھو۔ یعنی معرفت الٰہی کو پہچانے کے لئے آپ کو شیخ کامل کا دامن پکڑنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہی وہ راز ہے جس کے انکشاف کے لئے مولانا جلال الدین رومی کو شمس تبریز کا دامن پکڑنے کی ضرورت آن پڑھی تھی۔ تو ظاہر ہوا کہ اُستاد طریقت کے بغیر اس راہ کو اختیار کرنا وقت برباد کرنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ اُستاد ہی سالک کو مجاہدات و مراکبات کا تعارف کراتا ہے جن کو طے کرنے کے بعد سالک کمال کی منزلین طے کرتا ہے۔ اسی لئے سالک کو چاہئے کہ وہ راہ طریقت میں قدم رکھنے سے پہلے حقیقی رہبر کا متلاشی بنے تب ہی وہ ایک راسخ صوفی بن سکتا ہے۔

حضرت خاتم النبیین ﷺ نبوت کے دروازوں پر کلف لگا کر چلے گئے تو اُمت کی تربیت کے لئے کوئی بھی پیغمبر نہیں آسکتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کی تربیت کے لئے حضور ﷺ کے بعد یہ زمہ داری صحابہ پر ڈالی حضرات صحابہؓ بذات خود حضور ﷺ سے دست بیعت تھے۔ اُس زمانے سے بیعت کی یہ سنت اُمت میں رائج ہوئی جس کو کرنے کے بعد رھبر اپنے مُرید کی تربیت اور اس کے تزکیہ نفس کی زمہ داری لیتا ہے۔ اس سے مُرشد اور مرید میں گہرا ظاہری و باطنی رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔ جو مرید کی تربیت اور اس کی کامیابی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ حقیقی مرشد اُپنے مُرید کو حق و ناحق کی پہچان کراتا ہے معرفت کا جام پلاتا ہے اور اُسے حقیقی منزل مقصود کی طرف گامزن کرتا ہے۔

شریعت و طریقت میں سب سے اعلیٰ درجہ ایمان کا ہے۔ ایمان و عقائد ہی وہ دولت لازوال ہے جس پر سارے اعمال گویا ظاہری ہو یا باطنی کی مقبولیت منحصر ہے۔ قلب ہی کا فعل ہے اور ظاہر ہے کہ جتنے اعمال ہیں سب ایمان کی تکمیل کیلئے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ اصل مقصد دل کی اصلاح ہے جس سے انسان مقبولِ بارگاہ اور صاحب مقام ہوتا ہے اور اسی کا نام اصلاح و عرف میں تصوف ہے۔

جس طرح بدن پر میل اور گندگی چڑھنی اور اسکو صاف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے عین اُسی طرح روح بھی میلا ہو جاتا ہیں اور اسکو بھی پاکی کی ضرورت پڑتی ہے۔ روح کی پاکی ظاہری طور پر دیکھائی نہیں دیتی ہے اسلئے اس کی پاکی کے لئے تصوف کی ضرورت پڑتی ہے۔ تصوف سالک کو اخلاق رزیلہ

Scanned with OKEN Scanner

سے اپنے آپ کو پاک کرنے اور اخلاق صمیمہ پر عمل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ حقیقت میں یہی شریعت کا مقصد ہے۔ حقیقی سلوک کسی بھی جگہ شریعت کا انکار نہیں کرتا اور یہ شرعی شعار کے عین مطابق ہے۔ یز

آخر پر چند اقوال صوفیہ نقل کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے تصوف و شریعت کے باہمی رشتے اور ربط کو اپنے مخصوص انداز میں بیاں کیا ہے۔ حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں،" اگر تم کسی کو کرامات والا دیکھو کہ ہوا میں اُڑتا ہو تو دھوکے میں نہ آجانا، جب تک یہ نہ دیکھو کہ امر و نہی حفظ حدود اور پابندی شریعت میں کیسا ہے"۔ حضرت جنید بغدادیؒ کا ارشاد ہے کہ،" مخلوق پر سب راہیں بند ہیں، سوا اس کے جو رسول اللہ ﷺ کے قدم بقدم چلے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ نے ارشاد فرمایا کہ،" جو آدمی شریعت پر قدئم ہوا اور جو کچھ احکام شرع کے ہیں اُن کو بجالایا اور تجاوز نہ کیا تو اس کا مرتبہ آگے بڑھتا ہے یعنی تمام ترقیاں اس پر موقوف ہیں کہ شریعت پر ثابت قدم رہے۔

اس تمام تر بحث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ تصوف اور شریعت ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہے بلکہ یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے کے ساتھ جڑی اور لازم ملزوم ہیں۔ اھل ایمان خاص کر دور حاضر کے مسلمانان کو چاہیے کہ شریعت اور تصّوف کو ایک دوسرے کے مخالف نہ سمجھیں اور دونوں کی پیروی عمل میں لائیں تا کہ اتحاد مسلمانوں کے دشمن عناصر کو منہ توڑ جواب ملے۔

کتاب شناسی:

۱۔ اکابر کا سلوک واحسان، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب، مکتبہ الشیخ، بہادر آباد کراچی۔

۲۔ امداد السلوک، حضرت شیخ قطب الدین دمشقی وامام ربانی حضرت مولانا شید احمد گنگوہی، دار الکتاب دیوبند۔

۳۔ شریعت وتصوف، مسیح الامت حضرت مولانا شاہ محمد مسیح اللہ صاحب، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان۔

۴۔ تاریخ مشائخ چشت، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب، مکتبہ الشیخ، بہادر آباد کراچی۔

Scanned with OKEN Scanner